مسجدِ نبوی ﷺ کے فضائل واحکام: صحاحِ ستہ کی روشنی میں ایک اختصاصی مطالعہ

Virtues and Jurisprudential Rulings of Masjid al-Nabawi ﷺ : A Specialized Study in the Light of Sihah al-Sittah

Mr. Buzarg Zaman
PhD Research Scholar (Islamic Studies),
SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)
Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies,
SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Abstract
This research paper offers a comprehensive academic inquiry into the virtues, jurisprudential rulings, and prophetic etiquette pertaining to *Masjid al-Nabawi* ,ﷺ based primarily on the *Sihah al-Sittah* and authentic Hadith corpora. The study moves beyond conventional historical narratives to explore the mosque's sanctity through its ontological connection to divine revelation and its "Taqwa-based" foundation) *Ussisa ala al-Taqwa* .(Key thematic areas include a scholarly synthesis of debates regarding the specific identification of the "Mosque of Taqwa," the exponential augmentation of spiritual rewards for prayer, and the unique status of knowledge-seeking as equivalent to *Jihad* .A significant contribution of this research is the critical evaluation of contemporary administrative and legal challenges—such as the digital permit system (Nusuk), mobile photography within the sanctuary, and the validity of multiplied rewards in the expanded areas of the mosque. These issues are analyzed through the jurisprudential prisms of *Maslaha Mursalah*)unrestricted public interest) and *Sadd al-Dhara'i*) blocking the means to evil). The findings assert that the spiritual and academic benefits of the Prophet's Mosque are intrinsically linked to the adherence to Sunnah and the preservation of its sanctity. This study ensures a rigorous scholarly bridge between classical Islamic tradition and modern-day complexities, providing essential guidance for both pilgrims and researchers.

Keywords: Sihah al-Sittah, Virtues of Masjid al-Nabawi ,ﷺ Jurisprudence of Visitation, Basis of Taqwa, Multiplication of Rewards, Rawdah al-Jannah, Maslaha Mursalah, Contemporary Fiqh Issues, Nusuk App, Prophetic Etiquette

1۔ خلاصہ

زیرِ نظر مقالہ مسجدِ نبوی ﷺ کی فضیلت، مخصوص فقہی احکام اور زیارت کے مسنون آداب کا ایک اختصاصی تحقیقی مطالعہ ہے، جس کی بنیاد "صحاحِ ستہ" اور معتبر مصادرِ حدیث کے نصوص پر رکھی گئی ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد مسجد کی مرکزیت کو محض تاریخی تناظر میں دیکھنے کے بجائے اس کے وحی، نبوت اور "اساسِ تقویٰ" سے وابستہ نامیاتی تعلق کو اجاگر کرنا ہے۔ مقالے میں ائمہ محدثین کے اقوال کی روشنی میں "مسجدِ تقویٰ" کی تعین، اجرِ نماز کی ہزار گنا مضاعفت کے دائرہ کار، اور حصولِ علم کو "جہاد" کے مماثل قرار دینے والی روایات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کا ایک اہم رخ معاصر انتظامی و فقہی مسائل کی تفہیم ہے، جس میں نسک ایپ (Nusuk) کے ذریعے پرمٹ کا حصول، مسجد کی حدود میں موبائل فوٹوگرافی اور توسیعی حصوں میں اجرِ نماز جیسے موضوعات کو "المصلحۃ المرسلہ" اور "تقدسِ مقام" کے فقہی قواعد کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔ نتائجِ تحقیق ثابت کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی ﷺ کے روحانی و علمی ثمرات کا حصول اتباعِ سنت اور آدابِ زیارت کی پاسداری سے مشروط ہے۔ یہ مقالہ کلاسیکی علمی روایت اور جدید دور کے چیلنجز کے درمیان ایک منطقی ربط قائم کرتے ہوئے زائرین اور محققین کے لیے ایک جامع علمی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: صحاحِ ستہ، فضائلِ مسجدِ نبوی ﷺ، احکامِ زیارت، اساسِ تقویٰ، اجرِ نماز، ریاض الجنہ، المصلحۃ المرسلہ، معاصر فقہی مسائل، نسک ایپ، آدابِ مسجد۔

2۔ مقدمہ (Introduction)

مسجدِ نبوی ﷺ کائنات کا وہ درخشندہ مرکز اور وحیِ الٰہی کا وہ مستقر ہے جس کی فضیلت شریعتِ مطہرہ کے نصوصِ قطعیہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ یہ مقام محض ایک جائے عبادت نہیں، بلکہ اسلامی ریاست کی تشکیل، تزکیۂ نفوس اور علم و حکمت کا وہ سرچشمہ ہے جس نے تاریخِ انسانی کے فکری و سماجی دھارے کو تبدیل کر دیا۔ قرآنِ کریم نے اس مسجد کی بنیاد کو "تقویٰ" پر مبنی قرار دیا، جبکہ احادیثِ صحیحہ نے یہاں کی جانے والی عبادات کو خصوصی اجر و ثواب اور روحانی درجات سے نوازا ہے۔

محدثانہ اور فقہی نقطہ نظر سے مسجدِ نبوی ﷺ کی زیارت اور وہاں قیام محض ایک سفر نہیں، بلکہ ایک جلیل القدر عبادت ہے جس کے لیے شریعت نے مخصوص ضوابط اور آداب وضع کیے ہیں۔ جہاں ایک طرف نصوص میں یہاں کی نماز کو ہزار گنا اجر کے مماثل قرار دیا گیا ہے، وہاں دوسری طرف اس کے تقدس کی پامالی اور وہاں شور و غل کو اعمال کی بربادی کا سبب بتایا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں جہاں توسیعاتِ حرم نے لاکھوں زائرین کے لیے گنجائش پیدا کی ہے، وہاں جدید ٹیکنالوجی اور انتظامی ضرورتوں نے کئی نئے فقہی سوالات کو بھی جنم دیا ہے۔ نسک ایپ (Nusuk) جیسے ڈیجیٹل نظام کی پابندی، ہجوم کے انتظام (Crowd Management) کے لیے لگائی گئی پابندیاں، اور موبائل فونز کے ذریعے تصویر کشی جیسے معاملات نے کلاسیکی فقہی قواعد کے نئے اطلاقات (Applications) کو ناگزیر بنا دیا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے کہ مسجدِ نبوی ﷺ کے فضائل و احکام کو روایتی تاریخی اسلوب کے بجائے خالص "محدثانہ منہج" پر صحاحِ ستہ کی روشنی میں مدون کیا جائے۔ اس تحقیق میں نہ صرف کلاسیکی مباحث جیسے "مسجدِ تقویٰ" کی تعین اور "شدِّ رحال" کے مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے، بلکہ جدید انتظامی ضوابط کو بھی "المصلحۃ المرسلہ" اور "مقاصدِ شریعہ" کے ترازو میں تولنے کی علمی کوشش کی گئی ہے، تاکہ زائرین کے لیے سنتِ مطہرہ کی روشنی میں ایک جامع اور عملی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔

3۔ تحقیقی خلا (Research Gap)

موجودہ علمی منظرنامے میں مسجدِ نبوی ﷺ پر مواد کی کثرت کے باوجود ایک واضح خلا محسوس کیا جاتا ہے، کیونکہ اس موضوع پر لکھی جانے والی اکثر تحاریر یا تو محض تاریخی و تعمیراتی ارتقاء اور پیمائشوں پر مرتکز ہیں یا پھر صرف جذباتی وابستگی اور تذکرہِ فضائل تک محدود ہیں، جبکہ نصوص کی فنی و فقہی باریکیوں سے عموماً صرفِ نظر کیا گیا ہے۔ اکیڈمک سطح پر ایسی تحقیقات کی شدید کمی ہے جو خاص طور پر "صحاحِ ستہ" کے نصوص کو بنیاد بنا کر اس مسجد کے اختصاصی فقہی احکام کو مدون کریں اور عصرِ حاضر کے "نازلہ مسائل" جیسے ہجوم کے انتظام کے لیے ڈیجیٹل ایپس کا استعمال اور توسیعی حصوں میں اجرِ نماز کی فقہی بحث پر کلاسیکی روایت کی روشنی میں کلام کریں؛ لہٰذا یہ مقالہ تعمیراتی تاریخ کے بجائے خالص مستند روایات کی روشنی میں مسجد کی مرکزیت اور زیارت کے فقہی ضوابط کو علمی منہج پر مرتب کر کے اس خلا کو پر کرنے کی ایک کوشش ہے تاکہ ایک ایسا علمی ربط فراہم کیا جا سکے جو کلاسیکی قواعد کو جدید چیلنجز پر منطبق کر کے مستند مسنون رہنمائی فراہم کرے۔

4۔ منہجِ تحقیق (Research Methodology)

زیرِ نظر تحقیق میں "کیفیاتی" (Qualitative) اور "بیانیہ و تجزیاتی" (Descriptive and Analytical) طریقِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے، جس کا بنیادی مدار "کتابی و کتب خانہ جاتی" (Library-based) مطالعہ ہے تاکہ نصوصِ حدیث سے براہِ راست استدلال کیا جا سکے۔ تحقیق کا آغاز موضوع سے متعلق صحاحِ ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ) میں موجود ابواب الفضائل، کتاب المناسک اور کتاب الصلوٰۃ کی

احادیث کے استخراج سے کیا گیا ہے، جہاں صرف ان روایات کو بنیاد بنایا گیا ہے جو ائمہِ فن کے نزدیک درجۂ صحت یا حسن تک پہنچتی ہیں۔ روایات کی علمی تشریح اور فقہی تفہیم کے لیے ائمہِ شراح، بالخصوص امام النوویؒ، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے افکار سے استفادہ کرتے ہوئے نصوص کی تعبیر و تشریح میں سلفِ صالحین کے منہج کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مقالے کے دوسرے حصے میں معاصر مسائل (Modern Issues) کے حل کے لیے "استنباطی و استخراجی" منہج اپنایا گیا ہے، جس کے تحت "المصلحۃ المرسلہ" اور "سدِ ذریعہ" جیسے اصولِ فقہ کو جدید انتظامی ضوابط پر منطبق کر کے ان کی شرعی حیثیت واضح کی گئی ہے۔ نیز، حوالہ جات کی ترتیب میں تحقیقی معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے بنیادی مصدر (Primary Source) اور پھر ضرورت پڑنے پر ثانوی مآخذ (Secondary Sources) کا ذکر کیا گیا ہے، جبکہ الفاظ و اصطلاحات کے ترجمے میں علمی سلاست اور آپ کی مخصوص ہدایات (مثلاً ترجمہ صرف قوسین میں فراہم کرنا) کی مکمل پاسداری کی گئی ہے۔

4۔ فضائلِ مسجدِ نبوی ﷺ

4.1۔ اساسِ تقویٰ اور مسجدِ نبوی ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ کی فضیلت کا ایک بنیادی پہلو اس کا "مسجدِ تقویٰ" ہونا ہے، جس کا تذکرہ قرآنِ حکیم کی سورہ توبہ میں کیا گیا ہے[1]۔ آیتِ کریمہ ﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾[2] (یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں (نماز کے لیے) کھڑے ہوں)۔ کے مصداق کے بارے میں صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت صریح ہے کہ جب آپ ﷺ سے اس مسجد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر زمین پر ماری اور فرمایا: "یہ تمہاری یہی مسجد ہے"[3]۔ ائمہ کرام، بالخصوص امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن کثیرؒ کے نزدیک مسجدِ نبوی ﷺ اس صفت کی "زیادہ حقدار" (أحق بهذا الاسم) ہے، کیونکہ اس کی بنیاد بذاتِ خود رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے پہلے دن رکھی تھی اور یہاں تقویٰ کا ظہور دیگر مقامات کے مقابلے میں زیادہ اکمل اور اتم رہا[4]۔ محققین نے واضح کیا ہے کہ اگرچہ بعض مفسرین اسے مسجدِ قباء تک محدود سمجھتے ہیں، لیکن آپ ﷺ کا صریح ارشاد اس مسجد کی مرکزیت اور اولیت کو ثابت کرتا ہے[5]۔

4.2۔ اجرِ نماز کی مضاعفت:

مسجدِ نبوی ﷺ کی ایک عظیم ترین خصوصیت وہاں کی جانے والی عبادات، بالخصوص نماز کے اجر و ثواب کا کئی گنا بڑھا دیا جانا ہے[6]۔ صحاحِ ستہ کی روایات اس امر پر متفق ہیں کہ اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا اجر دیگر

عام مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار گنا زیادہ ہے[7]۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ» (میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے، سوائے مسجدِ حرام کے)[8]۔ محققین اور فقہاء کے نزدیک اس فضیلت میں فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی شامل ہیں، کیونکہ لفظ "صلاۃ" نکرہ ہے جو عموم کا فائدہ دیتا ہے[9]۔ مزید برآں، یہ مضاعفت صرف اصل مسجد تک محدود نہیں بلکہ مسجد کی جتنی بھی توسیع ہو جائے، اس توسیعی حصے میں بھی نماز ادا کرنے کا وہی اجر حاصل ہوتا ہے جو عہدِ نبوی ﷺ کی اصل مسجد میں ثابت ہے[10]۔ ائمہ شارحین، بالخصوص امام النوویؒ نے واضح کیا ہے کہ یہ مضاعفت ثواب کے اعتبار سے ہے، تاہم یہ فوائت (قضا نمازوں) کے بدلے کفایت نہیں کرتی[11]۔

4.3۔ ریاض الجنہ اور منبر کی فضیلت:

"ریاض الجنہ" کے عنوان سے معروف یہ قطعہِ زمین مسجدِ نبوی ﷺ کا وہ روحانی حصہ ہے جس کی فضیلت نصوصِ صحیحہ سے ثابت ہے[12]۔ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن زید مازنیؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ» (میرے گھر اور میرے منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)[13]۔ شارحینِ حدیث کے نزدیک اس کی حقیقت کے متعلق دو علمی آراء ہیں؛ اول یہ کہ یہ مقام بعینہٖ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، دوم یہ کہ یہاں کیے جانے والے نیک اعمال، تلاوت اور حلقہ ہائے ذکر جنت کے حصول کا یقینی وسیلہ ہیں[14]۔ منبرِ نبوی ﷺ کی مرکزیت کا عالم یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن حوضِ کوثر پر رکھا جائے گا، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: «وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي»[15]۔ امام الطحاویؒ نے روایات کی روشنی میں منبرِ اقدس کو "ترعہ من ترع الجنہ" (جنت کے ابواب یا سیڑھیوں میں سے ایک باب) قرار دیا ہے[16]۔ فقہی اور انتظامی اعتبار سے محققین نے واضح کیا ہے کہ زائرین کے لیے ریاض الجنہ میں نماز اور ذکر کی ادائیگی اسی صورت میں افضل ہے جب اس سے دیگر مصلیوں کو ایذاء نہ پہنچے، کیونکہ ہجوم میں دوسروں کو تکلیف دینا اور طویل قیام کے ذریعے راستہ روکنا شرعی طور پر ناپسندیدہ ہے[17]۔

4.4۔ شدِّ رحال (سفر کی نیت) اور زیارتِ روضہ اقدس ﷺ

شریعتِ مطہرہ میں "شدِّ رحال" یعنی خصوصی طور پر عبادت کی نیت سے رختِ سفر باندھنے کی اجازت صرف تین مساجد کے لیے دی گئی ہے، جیسا کہ صحاحِ ستہ میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى» (عبادت کی غرض سے تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے: مسجدِ حرام، میری یہ مسجد اور مسجدِ اقصیٰ)[18]۔ ائمہِ تحقیق، بالخصوص امام النوویؒ اور علامہ سبکیؒ کے مطابق، ان تین مساجد کو دیگر تمام مقامات پر فوقیت ان کی جلیل القدر انبیاء علیہم السلام سے نسبت اور وحی کے محور ہونے کی وجہ سے حاصل ہے[19]۔

تاہم، مدینہ منورہ کے سفر کے وقت "نیت کی ترجیح" کے حوالے سے ائمہ اور معاصر محققین کے مابین دو علمی نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔ جمہور اہل سنت اور علمائے دیوبند کے نزدیک خالصتاً روضہ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور عظیم ترین عبادت ہے؛ امام نوویؒ اور علامہ قسطلانیؒ نے اسے سب سے افضل مستحب اور بارآور سعی قرار دیا ہے[20]۔ اس کے برعکس، شیخ ابن بازؒ اور سلفی محققین کے نزدیک احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اصل نیت "مسجدِ نبوی ﷺ" کی زیارت اور وہاں نماز کی ادائیگی کی ہونی چاہیے، تاکہ مذکورہ بالا حدیثِ نبوی ﷺ کے نصوص پر اکمل طریقے سے عمل ہو سکے، جبکہ روضہ اقدس ﷺ کی زیارت اس کے تابع (تبعی طور پر) خود بخود حاصل ہو جاتی ہے[21]۔

فقہی نقطہ نظر سے یہ بحث نیت کے استحضار پر مبنی ہے، جبکہ دونوں مکاتبِ فکر زیارتِ نبوی ﷺ کے اصل استحباب، فضیلت اور مشروعیت پر مکمل متفق ہیں[22]۔ زائرین کے لیے فقہی اور مسنون رہنمائی یہی ہے کہ وہ ان مبارک مقامات کی طرف رختِ سفر باندھتے وقت مسجدِ نبوی ﷺ کے فضائل اور صاحبِ مسجد ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کی جامع نیت رکھیں، تاکہ سنتِ سلف کی روشنی میں تمام روحانی برکات سمیٹ سکیں[23]۔

5۔ آداب واحکامِ زیارت

5.1۔ دخول وخروج کی سنتیں اور دعائیں

مسجدِ نبوی ﷺ میں داخلے اور وہاں سے نکلنے کے حوالے سے شریعتِ مطہرہ نے چند مخصوص آداب اور اذکار وضع کیے ہیں، جن کی بنیاد اتباعِ سنت اور مقامِ نبوت کی تعظیم پر ہے۔ فقہی نقطہ نظر سے ان آداب کا التزام زائر کی روحانی کیفیت اور مسجد کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر ہے۔

دخول کے آداب و سنتیں: مسجد میں داخل ہوتے وقت مستحب طریقہ یہ ہے کہ زائر اپنا دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے[24]۔ صحاحِ ستہ کی روایات کے مطابق، نبی کریم ﷺ اپنے تمام مبارک کاموں، بالخصوص طہارت اور مسجد میں داخلے کے وقت "تیمن" (دائیں جانب سے آغاز) کو بے حد پسند فرماتے تھے[25]۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی

ﷺ پر درود و سلام بھیجنا اور درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے» :بِسْمِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ «(اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)[26]۔ علاوہ ازیں، مسجد میں داخل ہوتے وقت شیطان کے شر سے مکمل حفاظت کے لیے ان کلماتِ استعاذہ کی تعلیم بھی دی گئی ہے» :أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ «(میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جو بڑی عظمت والا ہے، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعے شیطان مردود سے)[27]۔ روایات میں آتا ہے کہ جو شخص یہ کلمات کہتا ہے، شیطان پکار اٹھتا ہے کہ یہ شخص آج کے باقی دن مجھ سے محفوظ کر دیا گیا[28]۔

خروج کے آداب و سنتیں: مسجدِ نبوی ﷺ سے نکلتے وقت مسنون طریقہ یہ ہے کہ زائر اپنا بایاں پاؤں پہلے باہر نکالے[29]۔ خروج کے وقت درج ذیل دعائیں سنتِ مطہرہ سے ثابت ہیں:

1 ۔ مختصر مسنون دعا:«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)[30]۔

2۔ حضرت فاطمہؓ سے مروی مفصل مسنون دعا: «بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ»(اللہ کے نام کے ساتھ، اور سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے)[31]۔ 3۔ شیطان کے فتنے سے بچنے کے لیے: «اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے اپنی پناہ میں رکھ)[32]۔

5.2۔ تحیۃ المسجد اور ریاض الجنہ میں نماز

مسجدِ نبوی ﷺ میں داخل ہونے والے ہر زائر کے لیے مستحب ہے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے[33]۔ صحاحِ ستہ کی متفق علیہ روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ» (جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے)[34]۔ اگر زائر کے لیے ممکن ہو تو یہ نماز "ریاض الجنہ "(جنت کا باغ) میں ادا کرنا افضل ہے، کیونکہ اس مقام کی فضیلت کے بارے میں نبی ﷺ کا صریح ارشاد ہے:«مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ» (میرے گھر اور میرے منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)[35]۔

لہٰذا اس مقام پر نماز اور ذکر و دعا کی خصوصی فضیلت ہے، تاہم ائمہ اور محققین نے یہ نکتہ بھی واضح کیا ہے کہ یہ افضلیت دوسروں کو تکلیف (ایذاء) نہ پہنچانے کے ساتھ مشروط ہے[36]۔ محدثین کے نزدیک ریاض الجنہ میں گنجائش

نہ ہونے کے باوجود زبردستی گھسنا یا وہاں طویل قیام کرکے دوسروں کے لیے راستہ روکنا "ایذاءِ مسلم" کے زمرے میں آتا ہے جو کہ ممنوع ہے[37]۔ زائرین کو چاہیے کہ وہ اس مبارک بقعہ نور میں خشوع کے ساتھ مختصر نماز ادا کریں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ سعادت مل سکے، کیونکہ مسجدِ نبوی ﷺ کے تمام حصوں میں اجرِ نماز کی مضاعفت (ہزار گنا ثواب) یکساں طور پر برقرار رہتی ہے[38]۔

5.3۔ روضہ اقدس پر سلام کا مسنون طریقہ:

روضہ اقدس کی زیارت اور وہاں سلام پیش کرنے کے لیے شریعت نے مخصوص آداب وضع کیے ہیں جن کی بنیاد اتباعِ سنت اور انتہائی درجہ ادب پر ہے۔ زائر جب قبرِ اطہر کے سامنے کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انتہائی سکون، وقار اور پست آواز (خفضِ صوت) کے ساتھ کھڑا ہو[39]۔ قرآنِ کریم نے نبی ﷺ کی موجودگی میں آواز بلند کرنے کو اعمال کی بربادی کا سبب قرار دیا ہے، اور محدثین کے نزدیک آپ ﷺ کا احترام وفات کے بعد بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح زندگی میں تھا[40]۔ روضہ اقدس پر سلام کے لیے صحابہ کرامؓ کا طریقہ سب سے زیادہ معتبر ہے؛ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب بھی سفر سے واپسی پر مسجد میں داخل ہوتے تو قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر انتہائی اختصار کے ساتھ صرف یہ کلمات کہتے: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ» (اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکرؓ! آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والد! آپ پر سلامتی ہو)[41]۔ یہ واضح رہے کہ وہاں طویل قیام کرنا، سلام کا بار بار تکرار کرنا یا مبالغہ آمیز قصائد پڑھنا سنتِ سلف کے خلاف ہے، کیونکہ یہ افعال نہ صرف ہجوم اور بدنظمی کا باعث بنتے ہیں بلکہ تقدسِ مقام کے بھی منافی ہیں[42]۔ زائرین کو چاہیے کہ وہ جالیوں کو چومنے یا ہاتھ رگڑنے جیسی امور سے بچیں[43] اور صرف مسنون طریقے پر سلام عرض کرکے آگے بڑھ جائیں[44]۔

6۔ منہیات اور اجتماعی آداب

6.1۔ آواز بلند کرنے کی ممانعت: مسجدِ نبوی ﷺ میں شور و غل کرنا یا بلند آواز میں باتیں کرنا سوءِ ادب ہے اور اعمال کی بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔[45] صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے مسجد میں آواز بلند کرنے والے دو افراد کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں (اس بے ادبی پر) سزا دیتا۔[46] قرآنِ کریم نے بھی اسے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» (اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو)۔[47] محدثین کے نزدیک نبی

ﷺ کا احترام آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح زندگی میں تھا۔[48] زائر جالیوں سے تقریباً تین سے چار ہاتھ (چار گز) کے فاصلے پر انتہائی وقار، سکون اور نیچی نگاہوں کے ساتھ کھڑا ہو۔[49]

6.2۔ خرید و فروخت اور گمشدہ چیز کا اعلان:

مسجدِ نبوی ﷺ کے تقدس اور اس کے اصلی مقصد یعنی ذکر و عبادت کی بقا کے لیے شریعت نے وہاں ہر قسم کی دنیوی تجارت اور کاروباری سرگرمیوں کو ممنوع قرار دیا ہے[50]۔ سنن ترمذی کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو: "اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے"[51]۔ صحاحِ ستہ کی روایات کے مطابق مسجد میں گمشدہ چیزوں کی تلاش کے لیے آواز بلند کرنا یا ان کا اعلان (انشادِ ضالہ) کرنا بھی ناپسندیدہ ہے۔[52] رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ مساجد ان (دنیوی) کاموں کے لیے تعمیر نہیں کی گئیں، بلکہ ان کی بنیاد اللہ کے ذکر، نماز اور حصولِ علم پر ہے[53]۔

6.3۔ بدعات و منکرات سے اجتناب:

مسجدِ نبوی ﷺ اور روضہ اقدس کی زیارت کے وقت زائرین کو ان تمام افعال سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے جو سنتِ مطہرہ سے ثابت نہیں اور "منکرات" کے زمرے میں آتے ہیں۔ حجرہ مبارکہ کا طواف کرنا، جالیوں کو چومنا، یا وہاں برکت کی نیت سے ہاتھ رگڑنا اور مسح کرنا ممنوع ہے[54]، کیونکہ سلفِ صالحین سے ایسے کسی عمل کا ثبوت نہیں ملتا[55]۔ امام مالکؒ اور دیگر ائمہِ دین نے ان افعال کو یہود و نصاریٰ کی مشابہت قرار دے کر ان سے روکا ہے[56]۔ تمام حاجتیں، پریشانیوں سے نجات اور شفا صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئیں، کیونکہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے حاجت روائی طلب کرنا شرعاً درست نہیں اور توحید کے منافی ہے[57]۔ اسی طرح نبی ﷺ سے براہِ راست شفاعت کا سوال کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ شفاعت کا کل اختیار اللہ کے پاس ہے، لہٰذا اللہ ہی سے یہ دعا کرنی چاہیے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرمائے[58]۔ زائرین کو چاہیے کہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانے کے صرف ان طریقوں پر عمل کریں جو سنتِ صحیحہ اور سلف کے تعامل سے ثابت ہیں، جیسے ان کی اتباع اور ان پر درود و سلام بھیجنا[59]۔

تاہم، شفاعت کے طلب کرنے کے حوالے سے ائمہِ دین اور فقہاء کا دوسرا موقف، جو جمہور امت اور بالخصوص فقہائے احناف و علمائے دیوبند کا ہے، یہ ہے کہ روضہ اقدس پر حاضر ہو کر نبی ﷺ سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش اور شفاعت کی درخواست کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے[60]۔ اس موقف کے حامل علماء قرآنِ کریم کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں: «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا» (اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے)[61]۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی قبرِ انور میں برزخی طور پر باحیات ہیں، زائر کا سلام سنتے ہیں اور یہ مقامِ شفاعت آپ ﷺ کی وفات سے منقطع نہیں ہوا[62]۔ اس حوالے سے امام نوویؒ اور دیگر محدثین نے "واقعہ عتبی" نقل کیا ہے جس میں ایک اعرابی نے قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر اسی آیت کا حوالہ دیا اور شفاعت کی درخواست کی، جس پر اسے مغفرت کی بشارت دی گئی (4)[63]۔ علامہ ابن ہمامؒ کے نزدیک بھی زائر کے لیے یہ کہنا مستحسن ہے کہ: "اے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ پکڑتا ہوں"[64]۔ زائرین کو چاہیے کہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانے کے ان طریقوں پر عمل کریں جو ائمہ کے نزدیک ثابت ہیں، جبکہ اس بات کا مکمل استحضار رکھیں کہ نفع و نقصان کا اصل مالک صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے[65]۔

7۔ معاصر انتظامی و فقہی مسائل

7.1۔ نسک ایپ (Nusuk) اور پرمٹ کی شرعی حیثیت

جدید دور میں حرمین شریفین، بالخصوص مسجدِ نبوی ﷺ میں زائرین کے بے پناہ ہجوم کو منظم کرنے کے لیے سعودی حکومت کی جانب سے لگائی گئی انتظامی پابندیاں، مثلاً نسک ایپ (Nusuk) کے ذریعے پرمٹ کا حصول، شرعی طور پر "المصلحۃ المرسلہ" (ایسی مصلحت جس کے بارے میں نص خاموش ہو لیکن وہ مقاصدِ شریعہ کے مطابق ہو) کے اصول پر مبنی ہیں[66]۔ اسلامی فقہ اکیڈمی (رابطہ عالم اسلامی) کے فیصلوں کے مطابق، جدید دور کے پیدا کردہ پیچیدہ مسائل (نازلہ) کے حل کے لیے ایسی تدابیر اختیار کرنا جو مسلمانوں کے عمومی مفاد، سلامتی اور عبادت میں آسانی کا باعث بنیں، فقہی اعتبار سے مستحسن ہیں[67]۔ ہجوم کے انتظام (Crowd Management) سے متعلق فقہی مقاصد پر مبنی ابحاث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کے لیے فنی اور تکنیکی حل تلاش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ ہر شخص کو سکون اور اطمینان سے مناسک کی ادائیگی کا موقع مل سکے[68]۔

شرعی قاعدہ "اطاعتِ اولوالامر" کے تحت ان انتظامی ضوابط کی پابندی ہر زائر پر لازم ہے، کیونکہ قرآنِ کریم کا حکم ہے: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» (اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے صاحب امر ہیں)[69]۔ صحاحِ ستہ کی روایات اس بات پر شاہد ہیں کہ مسلمانوں کے حکام اور نظم وضبط کے ذمہ دار افراد کی بات سننا اور ماننا واجب ہے، بشرطیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں[70]۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» (تم میں سے ہر ایک

نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا)؛ اس حدیث کی رو سے حاکمِ وقت زائرین کے حقوق کے تحفظ اور نظم و نسق کو برقرار رکھنے کا ذمہ دار ہے[71]۔ نیز، پرمٹ سسٹم کا مقصد "ایذاءِ مسلم" کا سدِ باب ہے، کیونکہ بے ہنگم ہجوم میں شدید ازدحام سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے، جبکہ شریعت میں کسی مسلمان کو ایذاء دینا سخت ممنوع ہے[72]۔ لہٰذا، پرمٹ سسٹم کی پابندی کرنا ایک شرعی ضرورت ہے تاکہ مسجد کے تقدس اور زائرین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے[73]۔

7.2۔ ڈیجیٹل تصویر کشی اور تقدسِ مقام:

دورانِ زیارت اور نماز کی حالت میں موبائل کے ذریعے تصویر کشی کرنا اور ویڈیو بنانا تقدسِ مقام اور روحِ عبادت کے صریح منافی ہے[74]۔ یہ عمل نہ صرف زائر کی اپنی توجہ منتشر کرتا ہے بلکہ دیگر مصلیوں کے خشوع و خضوع میں بھی شدید خلل کا باعث بنتا ہے[75]۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق نبی ﷺ نے تصویر والے ایک کپڑے (قرام) کو محض اس لیے ہٹانے کا حکم دیا تھا کہ اس کے نقوش نماز میں آپ ﷺ کی توجہ کو متاثر کر رہے تھے[76]۔ فقہی نقطہ نظر سے یہ عمل "ریا" (دکھاوا) کے زمرے میں آسکتا ہے، جو شرعاً اعمال کے اکارت ہونے کا سبب بنتا ہے، کیونکہ ریاکاری کرنے والوں کے اعمال آخرت میں "حبط" (ضائع) ہو جاتے ہیں[77]۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل قدر عمل کے پیچھے کارفرما نیت اور دل کے اخلاص کی ہے، اس لیے نمود و نمائش پر مبنی تصاویر اجرِ عظیم سے محرومی کا سبب بن سکتی ہیں[78]۔ زائرین کو چاہیے کہ وہ ٹیکنالوجی کے اس منفی استعمال سے بچیں تاکہ مسجدِ نبوی ﷺ کے علمی اور روحانی ماحول کا تقدس برقرار رہے۔

7.3۔ توسیعی حصوں میں اجرِ نماز:

مسجدِ نبوی ﷺ کی مختلف ادوار میں ہونے والی توسیعات کے حوالے سے ایک اہم فقہی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان جدید حصوں میں بھی نماز کا وہی اجر (ہزار گنا) ملتا ہے جو اصل مسجد میں ثابت ہے؟ اس ضمن میں محدثین اور فقہاء کا مستند موقف یہ ہے کہ مسجد کی جتنی بھی توسیع ہو جائے، وہ تمام حصہ شرعاً "مسجدِ نبوی ﷺ" کے ہی حکم میں داخل ہے اور وہاں بھی وہی اجرِ مضاعف حاصل ہوتا ہے[79]۔ اس کی بنیادی دلیل سیدنا عمر بن خطابؓ کا وہ اثر ہے جس میں انہوں نے فرمایا: "اگر ہم اس مسجد کو ذوالحلیفہ تک بھی بڑھا دیں تو یہ مسجدِ رسول ﷺ ہی رہے گی"[80]۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح مسجدِ حرام کی توسیع پر مسجدِ حرام کے احکام جاری ہوتے ہیں، اسی طرح مسجدِ نبوی ﷺ کی زیادات پر بھی وہی احکام لاگو ہوں گے[81]۔ اس پر صحابہ کرامؓ کا عمل بھی شاہد ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے کی گئی توسیعات میں پہلی صفوں میں نماز ادا کرنے کو ترجیح دی،

اگر وہ اسے مسجدِ نبوی ﷺ کا حصہ نہ سمجھتے تو کبھی بھی اصل مسجد کو چھوڑ کر توسیعی حصے کی پہلی صف میں نماز نہ پڑھتے[82]۔ لہٰذا، مسجد کے تمام توسیعی حصوں میں ایک نماز کا اجر ہزار گنا ہی برقرار رہتا ہے[83]۔

8۔ علمی تجزیہ ومباحثہ (Discussion&Analysis)

صحاحِ ستہ کے نصوص اور ائمہِ شارحین کے اقوال کا عمیق مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ مسجدِ نبوی ﷺ کے فضائل محض ایک مکان کی ظاہری برکت یا جغرافیائی حدود تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان ثمرات کا حصول مکمل طور پر زائر کے "ادب" اور "اتباعِ سنت" سے مشروط ہے۔ شرعی نصوص کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ اس مسجد کی فضیلت کے دو بنیادی پہلو ہیں: ایک "تعبدی" (Ritual) اور دوسرا "علمی وتربیتی" (Educational)۔ تعبدی پہلو میں نماز کے اجر کی ہزار گنا مضاعفت ایک ایسی عظیم رعایت ہے جو زائر کو اخلاصِ نیت کی ترغیب دیتی ہے، تاہم محققین نے واضح کیا ہے کہ یہ اجر صرف ظاہری افعال سے نہیں بلکہ قلب کے خشوع سے جڑا ہے۔

اس مسجد کی "علمی مرکزیت" کا ایک منفرد ثبوت وہ روایت ہے جس میں مسجد میں طلبِ علم کی غرض سے آنے والے کو "مجاہد فی سبیل اللہ" کے مرتبہ کے برابر قرار دیا گیا ہے[84]۔ یہ نکتہ اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ نبوی منہج میں مسجد صرف جائے نماز نہیں بلکہ فکری وعلمی ارتقاء کا مرکز ہے، جہاں سے نکلنے والی شعاعیں معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہیں۔

دورِ حاضر کے جدید انتظامی وفقہی مسائل، جیسے ڈیجیٹل ایپس (نسک) کا استعمال، فوٹوگرافی اور ہجوم کا انتظام، مقالے کے تجزیاتی مطالعے کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ان مسائل کو جب قدیم فقہی قواعد جیسے "المصلحۃ المرسلہ" (عوامی مفاد) اور "سدِ ذریعہ" (برائی کے راستے کو روکنا) کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ شریعت کے عمومی مقاصد نظم وضبط اور ایذاءِ مسلم سے بچنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ انتظامی پابندیاں دراصل زائرین کے حقوق کے تحفظ اور مسجد کے تقدس کو برقرار رکھنے کا ایک جدید ذریعہ ہیں، جن کا مقصد عبادت کے ماحول کو شور وغل اور دکھاوے (ریا) سے پاک رکھنا ہے۔ چنانچہ، ایک محققانہ ضرورت ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو ان قدیم فقہی اصولوں کی روشنی میں اس طرح حل کیا جائے کہ کلاسیکی علمی روایت کی روح بھی برقرار رہے اور جدید دور کے تقاضے بھی پورے ہو سکیں۔

9۔ نتائجِ تحقیق (Research Findings)

اس اختصاصی مطالعے کے نتیجے میں درج ذیل علمی نکات نتائج کے طور پر سامنے آئے ہیں:

- **نامیاتی ربط:** مسجدِ نبوی ﷺ کی فضیلت محض اس کی قدامت یا تعمیراتی حسن کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کا اصل جوہر وحیِ الٰہی اور "اساسِ تقویٰ" سے اس کا وہ نامیاتی تعلق ہے جو نصوصِ صحیحہ سے ثابت ہے۔
- **فضیلت کا عموم:** اجرِ نماز کی ہزار گنا مضاعفت اور دیگر فضائل مسجد کے کسی مخصوص قدیم حصے تک محدود نہیں، بلکہ عہدِ نبوی ﷺ سے لے کر اب تک ہونے والی تمام شرعی توسیعات پر ان احکام کا یکساں اطلاق ہوتا ہے۔
- **علمی مرکزیت:** صحاحِ ستہ کی روایات کی روشنی میں مسجدِ نبوی ﷺ کا منصب محض جائے نماز نہیں بلکہ ایک "یونیورسٹی" کا ہے، جہاں حصولِ علم کی نیت سے آنا مجاہد فی سبیل اللہ کے مرتبے کے برابر ہے۔
- **انتظامی ضوابط کی شرعی حیثیت:** عصرِ حاضر کے جدید مسائل (مثلاً نسک ایپ اور فوٹوگرافی پر پابندی) کو جب "المصلحۃ المرسلہ" کے اصول پر پرکھا گیا، تو یہ ثابت ہوا کہ نظم و ضبط اور تقدسِ مقام کی خاطر ایسی پابندیاں مقاصدِ شریعہ کے عین مطابق اور زائرین کے عمومی مفاد میں ہیں۔

10۔حاصلِ تحقیق(Conclusion)

خلاصہِ کلام یہ ہے کہ مسجدِ نبوی ﷺ کرہِ ارض پر وہ مبارک مقام ہے جہاں عبادات کی قبولیت اور روحانی درجات کی بلندی کے لیے شریعت نے "ادب" اور "اتباع" کو بنیادی شرط قرار دیا ہے۔ صحاحِ ستہ کے نصوص کا عمیق تجزیہ واضح کرتا ہے کہ اس مقامِ مقدس کی زیارت کے ثمرات سمیٹنے کے لیے زائر کا علمی و اخلاقی طور پر تیار ہونا ناگزیر ہے۔ یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ کلاسیکی فقہی روایت میں ہر دور کے جدید چیلنجز کا حل موجود ہے؛ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ جدید انتظامی ضرورتوں کو سنتِ مطہرہ کے آداب کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ مسجدِ نبوی ﷺ کا تقدس صرف مواجہہ شریف پر ظاہری حاضری تک محدود نہیں، بلکہ اس کے علمی حلقوں کی رونق بننے اور وہاں کے ہر لمحے کو خشوع و خضوع کے ساتھ گزارنے میں پوشیدہ ہے۔

11۔تجاویز(Recommendations)

مقالے کے علمی مطالعے کی روشنی میں درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

1. **علمی تیاری:** زائرین کو چاہیے کہ وہ سفرِ مدینہ سے قبل فضائل کے ساتھ ساتھ "منہیات" (شور و غل، بدعات اور فوٹوگرافی وغیرہ) کا مستند کتب سے مطالعہ کریں تاکہ ان کی عبادات سنت کے مطابق ہو۔
2. **ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال:** انتظامیہ اور علمی اداروں کو چاہیے کہ وہ "نسک ایپ" اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے زائرین کو مسجد کے آداب اور فقہی احکام پر مبنی مختصر ویڈیوز اور بروشرز فراہم کریں تاکہ ہجوم کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی علمی تربیت بھی ہو۔

3. **علمی حلقوں کی ترویج:** مسجدِ نبوی ﷺ میں قائم دروس اور علمی حلقوں میں شرکت کو زائرین کی ترجیحات میں شامل کرنے کے لیے آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ "تعلیمِ دین" کے اس نبوی مشن کو فروغ ملے۔

4. **تحقیقی وسعت:** محققین کو چاہیے کہ وہ مسجدِ نبوی ﷺ کے معاصر مسائل پر مزید کام کریں، خاص طور پر سمارٹ ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال کے دوران تقدسِ مسجد اور زائرین کی خلوصِ نیت کے تحفظ جیسے موضوعات کو زیرِ بحث لائیں۔

حواشی

[1] ۔طاهر بن نجم الدين المحسى، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص24۔

[2] ۔سورة التوبة:108۔

[3] ۔النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء التراث العربي–بيروت، حديث1398۔

[4] ۔ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوى، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، 1416ھ، ج27، ص406؛ المحسى، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، ص30۔

[5] ۔النووي، يحيى بن شرف، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي–بيروت، 1392ھ، ج9، ص169۔

[6] ۔المحسى، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص31۔

[7] ۔البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، دار طوق النجاة، 1422ھ، حديث 1190؛ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، دار إحياء التراث العربي–بيروت، حديث1394۔

[8] ۔البخاري، صحيح البخاري، حديث 1190؛ الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي–مصر، 1395ھ–1975ء، حديث325؛ النسائي، أحمد بن شعيب، المجتبى من السنن، حديث2897۔

[9] ۔المطيري، بندر بن عتيق، أحكام الزيارة وآدابها (أحكام مسجد نبوي)، ص2؛ النووي، يحيى بن شرف، المنهاج شرح صحيح مسلم،، ج9، ص162۔

[10] ۔ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوى،، ج27، ص406۔

[11] ۔النووي، يحيى بن شرف، المنهاج شرح صحيح مسلم (بواسطة البحر المحيط الثجاج)، ج24، ص693۔

[12] ۔المحسى، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص49۔

[13] ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، ، حديث 1195؛ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر، حديث 1390۔

[14] ۔ ابن بطال، علي بن خلف، شرح صحيح البخاري، مكتبة الرشد–السعودية، ج 3، ص 183؛ النووي، يحيى بن شرف، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ، ج 9، ص 161۔

[15] ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، حديث 1196؛ مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، حديث 1391۔

[16] ۔ الطحاوي، أحمد بن محمد، شرح مشكل الآثار، مؤسسة الرسالة–بيروت، ج 7، ص 322۔

[17] ۔ المحسی، طاہر بن نجم الدین، فضائل مسجد نبوي، ص 57؛ القاسم، عبد المحسن، المسجد النبوي: فضائل وأحكام، ص 58-59۔

[18] ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، ، حديث 1189، 1197؛ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، حديث 1397، 827۔

[19] ۔ المحسی، طاہر بن نجم الدین، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 73-74 (بواسطہ شرحِ صحیح مسلم للنوویؒ اور زھر الربی للسیوطیؒ)۔

[20] ۔ مفتی اشرف عباس قاسمی، روضۂ اطہر: آداب و فضائل، ص 1؛ شرح صحیح مسلم للنووی، ص 2

[21] ۔ ابن باز، عبد العزيز بن عبد الله، أحكام وآداب زيارة مسجد النبي ﷺ، إعداد: بندر بن عتيق المطيري، دار المحمدي، ص 11-12۔

[22] ۔ المطيري، بندر بن عتيق، أحكام الزيارة وآدابها (أحكام مسجد نبوي)، ص 4-5۔

[23] ۔ المحسی، طاہر بن نجم الدین، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 82 (بواسطہ ابن تیمیہؒ اقتضاء الصراط المستقیم)۔

[24] ۔ المحسی، طاہر بن نجم الدین، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 7۔

[25] ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، حديث 166 (باب غسل الرجلين في النعلين)؛ حديث 426۔

[26] ۔ السجستاني، سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، المكتبة العصرية–بيروت، حديث 465؛ النسائي، أحمد بن شعيب، المجتبى من السنن، حديث 729۔

[27] ۔ السجستاني، سنن أبي داود، حديث 466؛ المحسی، فضائل مسجد نبوي، ص 7۔

[28] ۔ السجستاني، سنن أبي داود، حديث 466 (تعلیقِ البانیؒ: صحیح)۔

[29] ۔ المحسی، فضائل مسجد نبوي، ص 7؛ البخاري، صحيح البخاري، حديث 166 (بواسطہ اثرِ ابن عمرؓ)۔

[30] ۔ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، ، حديث 713؛ السجستاني، سنن أبي داود، حديث 465۔

[31] ۔ القزويني، محمد بن يزيد (ابن ماجه)، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربية، ج 1، ص 253، حديث 771؛ الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، حديث 314۔

[32] ۔ القزويني، سنن ابن ماجه، ج 1، ص 254، حديث 773۔

33 ۔ المطيري، بندر بن عتيق، أحكام الزيارة وآدابها (أحكام مسجد نبوي)، ص5۔

34 ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، حديث 444؛ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر، حديث 714۔

35 ۔ البخاري، صحيح البخاري، حديث 1195؛ مسلم، المسند الصحيح، حديث 1390؛ الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، حديث 3915۔

36 ۔ البغا، مصطفى، تعليق على صحيح البخاري، ج2، ص61 (بواسطہ حاشیہ حدیث 1195)۔

37 ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص57 (بواسطہ تعلیقِ الألبانیؒ)۔

38 ۔ القاسم، عبد المحسن، المسجد النبوي: فضائل وأحكام (بواسطہ تحقیقی مواد)، ص58-59۔

39 ۔ المطيري، بندر بن عتيق، أحكام الزيارة وآدابها (أحكام مسجد نبوي)، ص4۔

40 ۔ القرآن الكريم، سورة الحجرات، آية 2۔

41 ۔ المطيري، أحكام الزيارة وآدابها، ص6؛ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، ص8، 237۔

42 ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، ص92-93۔

43-https://www.darulifta.info/d/farooqia/fatwa/cnNs/roza-e-ather-ko-chumana-kaisa-hai

44 ۔ المطيري، أحكام الزيارة وآدابها، ص11؛ المحسی، فضائل مسجد نبوي، ص93۔

45 ۔ ابن باز، عبد العزيز بن عبد الله، أحكام وآداب زيارة مسجد النبي ﷺ، إعداد: بندر بن عتيق المطيري، دار المحمدي، ص5۔

46 ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)،، حدیث نمبر 470 (باب رفع الصوت في المساجد)۔

47 ۔ قرآنِ کریم، سورہ الحجرات، آیت نمبر 2۔

48 ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص91۔

49 ۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، روضہ اقدس پر حاضری کے آداب، فتویٰ نمبر 144611101598، ص11۔

50 ۔ القزويني، محمد بن يزيد (ابن ماجه)، سنن ابن ماجه،، ج1، ص247، حديث 749۔

51 ۔ الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، ج3، ص602، حديث 1321۔

52 ۔ السجستاني، سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود،، ج1، ص282، حديث 1079۔

53 ۔ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، ج1، ص397، حديث 568۔

54-https://www.darulifta.info/d/farooqia/fatwa/cnNs/roza-e-ather-ko-chumana-kaisa-hai

[55] ۔ ابن باز، عبد العزیز بن عبد اللہ، أحکام وآداب زیارۃ مسجد النبي ﷺ، إعداد: بندر بن عتیق المطیري، دار المحمدي، ص 11۔

[56] ۔ المحسی، طاھر بن نجم الدین، فضائل مسجد نبوي، المدینۃ النبویۃ، ص 93 (بواسطہ امام غزالیؒ: "إنہ عادۃ النصاری والیھود")؛ نیز ملاحظہ ہو: ص 18 (اثرِ امام مالکؒ)۔

[57] ۔ ابن باز، أحکام وآداب زیارۃ مسجد النبي ﷺ، ص 11۔

[58] ۔ ابن باز، أحکام وآداب زیارۃ مسجد النبي ﷺ، ص 12۔

[59] ۔ البخاري، محمد بن إسماعیل، الجامع المسند الصحیح (صحیح البخاري)، حدیث 1010 (باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا)۔

[60] ۔ حلیمی قاسمی، مولانا محمد تبریز عالم، روضۂ رسول ﷺ - کتاب وسنت کی روشنی میں، ماہنامہ دار العلوم دیوبند، ص 10۔

[61] ۔ القرآن الکریم، سورہ النساء، آیت 64؛ عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن (بواسطہ مقالہ حلیمی قاسمی)، جلد 2، ص 459۔

[62] ۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، روضہ اقدس پر حاضری کے آداب، فتویٰ نمبر 144611101598، ص 2۔

[63] ۔ النووي، یحیی بن شرف، الأذکار (بواسطہ فتویٰ بنوری ٹاؤن)، ص 352؛ قاسمی، مفتی اشرف عباس، روضۂ اطہر: آداب، فضائل اور تاریخ، ص 2۔

[64] ۔ ابن الھمام، کمال الدین، فتح القدیر (بواسطہ مقالہ حلیمی قاسمی)، جلد 3، ص 180۔

[65] ۔ المطیري، بندر بن عتیق، أحکام الزیارۃ وآدابھا (أحکام مسجد نبوي)، ص 5؛ جامعہ بنوری ٹاؤن، روضہ اقدس پر حاضری کے آداب، ص 2۔

[66] ۔ المجمع الفقھي الإسلامي، قرارات المجمع الفقھي الإسلامي (الدورۃ الأولی)، رابطۃ العالم الإسلامي - مکۃ المکرمۃ، ص 38۔ (بابت: اصولِ استصلاح ومصلحتِ مرسلہ)۔

[67] ۔ المجمع الفقھي الإسلامي، قرارات المجمع الفقھي الإسلامي (الدورۃ العشرین)، ص 10۔ (بابت: معاصر مسائل اور اجتہادِ اجتماعی)۔

[68] ۔ المجمع الفقھي الإسلامي، قرارات المجمع الفقھي الإسلامي (الدورۃ السابعۃ عشرۃ)، ص 439۔ (بابت: مشکلۃ الزحام في الحج وحلولھا الشرعیۃ)۔

[69] ۔ القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیۃ 59۔

[70] ۔ البخاري، محمد بن إسماعیل، الجامع المسند الصحیح (صحیح البخاري)، حدیث 7144؛ الترمذي، محمد بن عیسی، سنن الترمذي، حدیث 1707۔ (باب: السمع والطاعۃ علی المرء المسلم)۔

[71] ۔ البخاري، صحیح البخاري، حدیث 7138؛ النیسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحیح المختصر (صحیح مسلم)، حدیث 1829۔

[72] ۔ السجستاني، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، حدیث 1399۔ (باب: النھي عن تخطي رقاب الناس)۔

[73] ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 6۔ (بابت: زیارت کے مسنون طریقے اور بد نظمی سے اجتناب)۔

[74] ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 91؛ نیز ملاحظہ ہو: ص 83 (مسجد کا اصلی مقصد عبادت و تعلیم ہے)۔

[75] ۔ البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح (صحيح البخاري)، حديث 5959 (باب كراهية الصلاة في التصاوير)۔

[76] ۔ البخاري، صحيح البخاري، حديث 374؛ نیز ملاحظہ ہو: النسائي، أحمد بن شعيب، المجتبى من السنن، حديث 761۔

[77] ۔ النيسابوري، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر (صحيح مسلم)، ج4، ص 1986، حديث 2564 (باب تحريم الظلم)؛ نیز ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، حديث 6493 (اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے)۔

[78] ۔ البخاري، صحيح البخاري، حديث 1 (باب كيف كان بدء الوحي)؛ نیز ملاحظہ ہو: مسلم، المسند الصحيح، حديث 2564 (اللہ تمہاری صورتوں کو نہیں تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے)۔

[79] ۔ ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم، مجموع الفتاوى، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، 1416ھ، ج27، ص 406۔

[80] ۔ المحسی، طاهر بن نجم الدين، فضائل مسجد نبوي، المدينة النبوية، ص 44 (بواسطہ ابن شبة، أخبار المدينة)۔

[81] ۔ ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ج27، ص 406۔

[82] ۔ ناصر الدين الألباني، الثمر المستطاب في فقه السنة والكتاب، دار غراس-الكويت، ج2، ص 522۔

[83] ۔ ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ج27، ص 407۔

[84] ۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاقامۃ، باب ماجاء فی فضل المسجد، حدیث 227۔ (البانیؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے)۔